السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنے والی حدیث منسوخ ہے یا نہیں؟ اور اگر وہ منسوخ نہیں تو کیا اس کے کھانے سے وجو کرنا چاہیے؟ اگر وہ حدیث منسوخ ہے تو اس کی ناسخ حدیث کونسی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اونٹوں کے گوشت کھانے پر وضو کرنے کے حکم والی دو حدیثیں صحیح ہیں:

1۔ پہلی حدیث جس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے اور وہ مسند احمد میں جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے مروی ہے:

"عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَأَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَّأْ قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ قَالَ لَا"))[1]

"بلاشبہ ایک آدمی نے سوال کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم بھیڑ بکریوں کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "چاہو تو وضو کر لو اگر چاہو تو نہ کرو۔" اس آدمی نے پھر پوچھا: کیا ہم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں، اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرو۔" اس نے پوچھا: کیا ہم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں"، اس نے پوچھا: کیا ہم اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں۔"

2۔ دوسری حدیث وہ ہے جس کو احمد اور ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے اور جن محدثین نے اس کو صحیح کہا ہے ان میں سے ایک حافظ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ راوی نے کہا:

"سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّئُوا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنْ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَتَوَضَّئُوا مِنْهَا"

"سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلاۃ فی مبارک الإبل فقال لا تصلوا فی مبارک الإبل فإنها من الشیاطین وسئل عن الصلاۃ فی مرابض الغنم فقال صلوا فیها فإنها برکة"[2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس سے وضو کرو"، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بکریوں کا گوشت کھا کر وضو کرنے کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس سے وضو نہ کرو" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ان میں نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیاطین کی جگہ ہے"، پھر بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ان میں نماز پڑھو کیونکہ وہ برکت کی جگہ ہے۔"

امام احمد، اسحاق بن راہویہ، اہل ظاہر اور شوافع کا ایک طبقہ جیسے ابن منذر، ابن خزیمہ اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ان دو حدیثوں کے مطابق ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا: اگر اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنے والی حدیث صحیح ہے تو میں اسی کا قائل ہوں۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے جواب دیا: اس کے متعلق (ایک نہیں) دو صحیح حدیثیں موجود ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا منسوخ ہے، ناسخ اس کی وہی حدیث ہے جس نے آگ کی پکی ہوئی چیز کھا کر وضو کرنے کا منسوخ کیا ہے۔

صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین سے حدیث مروی ہے کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"توضوا مما مست النار"[3]

اصحاب سنن نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے، فرماتے ہیں:

"كان آخر الأمرين من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک الوضوء مما مسّت النار"[4]

"آگ کی پکی ہوئی چیز کھا کر وضو ترک کر دینا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں معاملات میں سے آخری تھا۔"

نسخ کے قائل ائمہ کرام نے کہا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے ترک وضو والی مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ اس سے اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا بھی منسوخ ہے، لیکن پہلے گروہ نے کہا: بلکہ یقیناً وہی بات درست ہے جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہی ہے کہ اونٹ کا گوشت کھا کر وضو واجب ہونا راجح موقف ہے تو جن لوگوں نے اونٹ کے گوشت سے وضو کو واجب قرار دیا انھوں نے کہا: بلاشبہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کا حکم عام ہے جبکہ

اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کا حکم خاص ہے اور حکم عام کی مطلق طور پر حکم خاص پر بنیاد رکھی جاتی ہے۔ لیکن بعض اہل علم کا یہ کہنا ہے کہ یہ مطلق نہیں ہے، بعد والا عام حکم پہلے والے خاص حکم کا ناسخ بن سکتا ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے۔

حتیٰ کہ اس مذہب کے مطابق، جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کہا، اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنا واجب ہے کیونکہ اگر آپ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنے کی ناسخ حدیث اسی حدیث کو قرار دیں گے جو آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرنے کی ناسخ ہے تو بکریوں کے گوشت سے وضو کرنے کا حکم دلالت کرتا ہے کہ یہ بکریوں کا گوشت کھا کر وضو کرنے والی حدیث آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کرنے کے منسوخ ہونے کے بعد کی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دو ایسی چیزوں میں فرق کرنا جو آگ سے پکی ہوئی ہیں، یعنی بکری کا گوشت اور اونٹ کا گوشت، واضح کرتا ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنے کے حکم کا تعلق آگ سے نہ پکے ہوئے ہونے کے ساتھ نہیں ہے بلکہ اونٹ کے گوشت کے سبب سے ہے، جیسا کہ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان، جو براء کی حدیث میں مروی ہے، دلالت کرتا ہے:

"فَإِنها من الشياطين" بلاشبہ وہ شیاطین سے ہے۔"

جہاں تک اونٹ کے پیشاب کا تعلق ہے سو وہ پاک ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، جیسا کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں مروی ہے، اس وقت فرمایا جب قبیلہ عکل یا عرینہ کی ایک جماعت مدینہ طیبہ میں آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صدقہ کے اونٹ عطا کیے اور فرمایا:

[ان کو لے جاؤ اور ان کے دودھ اور پیشاب ملا کر پیو۔"[5]"

درآں حالیکہ وہ گنوار وجاہل قسم کے بدو تھے جو احکام شریعت کو نہیں جانتے تھے۔ اگر اونٹ کا پیشاب نجس ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو (مجبوراً) اونٹ کا پیشاب پینے کے بعد کم از کم اس کی کرنے کا حکم تو دیتے (جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کوئی حکم صادر نہیں فرمایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اونٹ کا پیشاب پاک ہے، مترجم) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اونٹ کے پیشاب کی طہارت کے قائل ہیں۔

---

[1] صحیح مسلم رقم الحدیث(360)۔

[2] صحیح مسلم رقم الحدیث(360)۔

[3] صحیح مسلم رقم الحدیث(352)۔

[4] صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث(192)۔

[5] صحیح البخاری رقم الحدیث(231) صحیح مسلم رقم الحدیث(1671)۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 82

محدث فتویٰ